وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور اچھے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے) فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد

فی

شرح العقائد

اصل رسالہ اعتقادیہ

از قلم حقیقت رقم

حضرت صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین جناب

شیخ ابو جعفر محمد بن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم رسالہ

فاضل محقق مولانا سید منظور حسین بخاری مرحوم

شارح رسالہ

صدر المحققین، سلطان المتکلمین سرکار علامہ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مجتہد العصر والزمان مدظلہ

ناشر

منیجر مکتبۃ السبطین ۲۹۶ ۹۔بی سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک بی سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو دوسروں کو خدا کی طرف بلائے اور اچھے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً خدا کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد

فی

شرح العقائد

جس میں

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم، احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر فرقہائے اسلام کے مقابلہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے شیعہ اصول و عقائد کی برتری واضح کی گئی ہے اور ہر ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے جملہ شکوک و شبہات کو عقلی و نقلی ادلہ سے علوم قدیمہ اور جدیدہ کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

سرکار صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شیخ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمۃ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی علی رؤوس المومنین
۲۹۶ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ثنائی پریس بلاک نمبر 1 سرگودھا
فون 7/868

منزلة آدمؑ ولم يتمنوا الا منزلةً فوق منزلتهم والعلم يوجب الفضيلة قال الله تعالى وعلّم آدم الاسماء كلها ثم عرضهم

حضرت آدمؑ کی منزلت اولیٰ ان کے مرتبہ کا حاصل کرنا ظاہر ہے کہ فرشتوں نے اسی مرتبہ کی تمنا ظاہر کی تھی۔ جو ان کے اپنے مرتبہ و مقام سے بلند تر تھا۔

جا چکا ہے۔ کہ جب کوئی آیت بظاہر مسلمات عقل و شرع سے متصادم معلوم ہوتی ہو تو اس کی ایسی تاویل کرنا کہ وہ تصادم و تعارض ختم ہو جائے واجب و لازم ہے۔ اسی قاعدہ کلیہ کی ایک فرد کی طرف جناب مصنف علامؒ نے اشارہ کیا ہے۔ چونکہ جناب پیغمبر اسلامؐ کی عصمت و طہارت دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت ہے۔ اس لئے اگر کوئی متشابہہ آیت یا روایت بظاہر منافی عصمت معلوم ہو جیسا کہ بعض آیات کی متن رسالہ میں نشاندہی کی گئی ہے۔ تو اس کی تاویل واجب ہو گی۔ اور وہ تاویل جو جناب مصنف نے بیان کی ہے۔ (ایاک اعنی واسمعی یا جارۃ) یہ کئی روایات میں حضرت امام جعفر صادقؑ اور حضرت امام رضاؑ سے مروی ہے کہ بظاہر خطاب جناب رسول خداؐ کو ہے مگر سمجھانا امت کو مقصود ہے کہ شرک وہ گناہ عظیم ہے کہ اگر بفرض محال رسول خداؐ (جو بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کے مصداق ہیں) بھی اس کا ارتکاب کریں تو ان کے اعمال اکارت ہو جائیں گے۔ تم کس باغ کی مولی ہو۔ ظاہر ہے کہ اس طرز بیان سے شرک کی شناعت و قباحت ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہی منشائے قدرت ہے

افضلیت خاتم الانبیاءؐ

مصنف علامؒ نے اس باب میں یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ آنحضرتؐ سب انبیاء سے افضل اور ان کی حقیقی امت (یعنی شیعیان اہل بیتؑ) تمام امتوں سے افضل ہے۔ اس موضوع پر پینتیسواں[۳۵] باب میں مکمل تبصرہ کیا جائے گا انشاء اللہ۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔

چونتیسواں باب انبیاء و اوصیاء کی ملائکہ پر افضلیت کا بیان

دیگر اکثر اسلامی مسائل کی طرح مسئلہ افضلیت انبیاء و اوصیاء پر ملائکہ میں بھی اہل اسلام کے درمیان قدرے اختلاف ہے۔ چنانچہ اہل سنت کا فرقہ معتزلہ ملائکہ کو انبیاء سے افضل سمجھتا ہے اور بعض مسلمان (ابو عبداللہ حلیمی و قاضی ابوبکر باقلانی) تفضیل کے قائل ہیں۔ بایں طور کہ ملائکہ سماوی انبیاء سے افضل ہیں۔

علی الملٰئکۃ فقال انبؤنی باسماء ھؤلاء ان کنتم صٰدقین قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

اے فرشتو! اگر تم اپنے دعوے میں سچے تو ذرا ان کے نام تو بتا دو۔ فرشتوں نے عرض کیا۔ اے مالک! پاک ہے تیری ذات۔ ہمیں تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں بتایا ہے۔ بتحقیق تو بڑے علم و حکمت والا ہے۔

اور ملائکہ ارضی سے انبیاء افضل ہیں۔ اور بعض لوگ اس مسئلہ میں متوقف ہیں۔ یعنی کسی کو کسی پر فضیلت نہیں دیتے لیکن تمام حضرات شیعہ خیر البریہ اور جمہور اہل سنت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ انبیاء و مرسلین تمام ملائکہ کروبین و روحانیین ارضی و سماوی سے افضل و اشرف ہیں۔ چنانچہ حضرت شیخ مفیدؒ کتاب اوائل المقالات میں رقمطراز ہیں۔ اتفقت الامامیۃ علی ان انبیاء اللہ تعالیٰ عزوجل ورسلہ من البشر افضل من الملٰئکۃ و وافقہم علی ذلک اصحاب الحدیث یعنی فرقہ اثنا عشریہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ انبیاء و مرسلین ملائکہ سے افضل ہیں۔ اور اہل سنت میں سے اہل حدیث شیعہ کے ساتھ اس عقیدہ میں متفق ہیں۔" اس عقیدہ کی صحت و صداقت پر ان دلائل کے علاوہ جو مصنف علام نے پیش کئے ہیں۔ اور بھی بکثرت دلائل و براہین موجود ہیں۔ بنظر اختصار یہاں بعض ادلہ قاطعہ کی طرف ذیل میں اشارہ کیا جاتا ہے۔

دلیل اول:- اس امر پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ خلاق عالم نے ملائکہ میں قوتِ شہویہ اور قوتِ غضبیہ غرضیکہ گناہ کرنے کی کوئی قوت پیدا نہیں فرمائی۔ لہذا ان کی عصمت اضطراری اور غیر اختیاری ہے مگر انبیاء علیہم السلام میں یہ سب قوتیں موجود ہوتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ عصیان و گناہ نہیں کرتے۔ لہذا ان کی عصمت اختیاری ہوتی ہے۔ وہ اپنے اختیار سے قوتِ شہویہ و غضبیہ کو قوتِ عقلیہ ملکیہ کے ماتحت کر لیتے ہیں۔ اس طرح ان کی اطاعت گذاری و عبادت شعاری میں محنت و مشقت زیادہ ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ افضل الاعمال احمزھا۔ تمام اعمال سے افضل وہ عمل ہوتا ہے جس میں مشقت زیادہ ہو۔ لہذا عبادت و اطاعت زیادہ دشوار ہوگی۔ وہ یقیناً افضل و اشرف ہوں گے۔ اسی بناء پر ہم تو یہاں تک کہہ سکتے ہیں۔ کہ انبیاءؑ و آئمہؑ کی شان تو بہت اجل و ارفع ہے۔ عام افرادِ امت میں سے جو لوگ مؤمن کامل ہیں یعنی صحتِ عقائد کے ساتھ ساتھ خداوند عالم کی عبادت و اطاعت کرتے ہیں اور اس کی معصیت و نافرمانی سے اجتناب کرتے ہیں وہ بھی ملائکہ سے ہیں۔ اسی لئے آئمہ طاہرینؑ کا ارشاد ہے۔ ان الملائکۃ لخدامنا و خدام محبینا (بحار الانوار) فرشتے ہمارے بلکہ ہمارے خالص محبوں کے

قال یا آدم انبئهم باسمائهم فلما انبأهم قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السمٰوٰت والارض واعلم ما تبدون وما کنتم

پھر حضرت آدمؑ کو فرمایا۔ تم انہیں ان کے ناموں سے آگاہ کرو۔ چنانچہ جب حضرت آدمؑ نے ان کے نام بتا دیئے تو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ اے فرشتو! کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمینوں کے مخفی امور کو جانتا ہوں۔ اور ان باتوں کو بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور وہ بھی جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو۔"

بھی خدمت گذار ہیں۔

دلیل دوم:۔ یہ امر اپنے مقام پر مبرہن ہو چکا ہے کہ ملائکہ کے کمالات و مقامات محدود اور ان کے لئے مزید ترقی کے امکانات غیر موجود ہیں۔ جو سجدہ میں ہیں۔ وہ ہمیشہ سربسجود ہیں۔ جو رکوع میں ہیں وہ ہمیشہ رکوع میں ہیں۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ چنانچہ قرآن مجید نے ان کی اس کیفیت کی انہی کی زبانی یوں تصویرکشی کی ہے وما منا الا له مقام معلوم وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون (پ ۲۳ س صافات ۹۶) "اور ہم میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کے لئے ایک معین ٹھکانا نہ ہو۔ اور یقیناً ہم صف باندھنے والے ہیں۔ اور بیشک ہم تسبیح کرنے والے ہیں" (ترجمہ مقبول) ان میں سے ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے اور ایک عبادت مخصوصہ اور مرتبہ معہودہ ہے۔ جس سے آگے تجاوز نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جناب امیر المومنینؑ اسی امر کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔ منهم سجود لا یرکعون و رکوع لا یرتفعون وصافون لا یتزایلون و مسبحون لا یسأمون لا یغشاهم نوم العیون الخ (نہج البلاغۃ) بعض سربسجدہ ہیں جو کبھی رکوع نہیں کرتے۔ اور بعض اس طرح رکوع میں ہیں۔ کہ کبھی سر بلند نہیں کرتے۔ اور بعض یوں صف بستہ ہیں۔ کہ کبھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتے۔ اور بعض یوں تسبیح کناں ہیں۔ کہ انہیں نیند تسبیح و تقدیس سے باز نہیں رکھتی لیکن انبیاء و مرسلین کی ترقیٔ درجات اور تحصیل کمالات کے امکانات غیر محدود ہیں۔ وہ ترقی کرتے کرتے خالق کے مرتبہ کو تو نہیں پہنچ سکتے۔ (این التراب ورب الارباب) لیکن جناب جبرئیل کو کہنا پڑتا ہے۔ لو دنوت انملة لاحترقت۔ اے رسولؐ آپ اس مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ کہ اگر میں اپنی جگہ سے ایک پور کے برابر بھی آگے بڑھوں تو میرے پر جل جائیں۔

اگر یک سرموئے برتر پرم ۔۔ فروغ تجلی بسوزد پرم

ارباب عقل و دانش جانتے ہیں کہ جن کی ترقی کے امکانات غیر محدود ہوں۔ وہ یقیناً ان سے افضل و اشرف ہوں گے۔ جن کی ترقی کے وسائل و حدود محصور و محدود ہوں گے۔

دلیل سوم:۔ پیغمبر اسلام کی تصریحات موجود ہیں۔ کہ انبیاء و ملائکہ سے افضل ہیں۔ چنانچہ علامہ جزائری علیہ الرحمۃ

تکتمون فهذا کلہ یوجب تفضیل ادمؑ علی الملائکۃ وھو نبی لھم لقول اللہ عزوجل انبئھم

تم فرشتوں کو ان (بزرگوں) کے نام بتاؤ۔

ان سب باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت آدمؑ فرشتوں سے افضل ہیں۔ علاوہ بریں وہ فرشتوں کے نبی تھے جیسا کہ خدا تعالیٰ کے اس ارشاد سے ثابت ہے کہ اے آدمؑ

انوار نعمانیہ میں جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک مرتبہ جناب امیر المومنینؑ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا۔ انت افضل او جبرئیل، یا رسول اللہ آپ افضل ہیں یا جبرئیل؟ آپ نے فرمایا یا علی ان اللہ فضل انبیائہ المرسلین علی ملائکتہ المقربین و فضلنی علی جمیع النبیین والمرسلین والفضل بعدی لک یا علی وللائمۃ من بعدک وان الملائکۃ لخدامنا و خدام محبینا یا علی الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون للذین امنوا بولایتنا یا علی لولا نحن ما خلق اللہ آدم ولا حوا ولا الجنۃ ولا النار ولا السماء ولا الارض فکیف لا نکون افضل من الملائکۃ۔ (کذا فی عیون اخبار الرضا)

یا علیؑ خداوند عالم نے اپنے تمام انبیاء و مرسلین کو ملائکہ مقربین سے افضل قرار دیا ہے اور مجھے تمام انبیاء و مرسلین پر بھی افضلیت عطا فرمائی ہے۔ (لہٰذا میں تو بطریق اولیٰ ملائکہ سے افضل ہوں گا) یا علیؑ میرے بعد یہ افضلیت تجھے اور تیرے بعد آنے والے دوسرے آئمہ طاہرینؑ کو حاصل ہے۔ بتحقیق ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبت داروں کے خادم ہیں۔ یا علیؑ جو ملائکہ حاملِ عرش ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں وہ خدا عزوجل کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لیے طلبِ مغفرت کرتے ہیں جو ہماری ولایت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یا علیؑ اگر ہم نہ ہوتے تو خدا عزوجل آدمؑ و حوا۔ جنت و دوزخ اور آسمان و زمین میں سے کسی شے کو پیدا نہ کرتا۔ دریں حالات ہم کس طرح ملائکہ سے افضل نہ ہوں گے!

لہٰذا العیاذ بعد ازیں بھی یہ کہنا کہ ملائکہ انبیاء سے افضل ہیں، یہ تکذیب رسولؐ نہیں تو اور کیا ہے۔ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔

دلیل چہارم :۔ خلاق عالم سورۂ انعام میں حضرت نوحؑ۔ لوطؑ۔ ابراہیمؑ۔ یعقوبؑ۔ اسحاقؑ۔ داؤدؑ سلیمانؑ۔ موسیٰؑ۔ ہارونؑ۔ ذکریاؑ۔ یحییٰؑ اور عیسیٰ علیہم السلام کا ذکر کر کے ارشاد فرماتا ہے۔ وکلا فضلنا علی العالمین۔ یعنی ان میں سے ہر ایک کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔ ظاہر ہے کہ عالمین میں فرشتے بھی داخل ہیں تو واضح ہے کہ جو تمام عالمین سے افضل ہوگا وہ یقیناً ملائکہ سے بھی افضل ہوگا۔ لہٰذا معلوم

باسمائهم ومما يثبت تفضيل آدم على الملئكة امر الله الملئكة بالسجود لآدم لقوله تعالى فسجد الملئكة

منجملہ ان چیزوں کے جو جناب آدمؑ کی افضلیت ثابت کرتی ہیں ایک یہ ہے کہ خدا نے فرشتوں کو آدمؑ کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔

جوا کہ انبیاء کرام ملائکہ عظام سے افضل ہیں۔ وھو المقصود

دلیل پنجم:۔ ارباب بصیرت جانتے ہیں کہ افضلیت کا معیار و میزان علم وعمل کی کثرت اور زیادتی ہے جیسا کہ قرآن میں قصۂ طالوتؑ سے بعین ظاہر و ہویدا ہے کہ جب قوم نے ان کی قیادت و امارت پر اعتراض کیا تو خدائے حکیم نے یہ فرما کر ان کا ناطقہ بند کیا کہ ان الله اصطفاه عليكم وزاده بسطة فى العلم والجسم۔ کہ خدا نے ان کو اس لیے منتخب کیا ہے کہ ان کا علم اور جسمانی طاقت زیادہ ہے۔ ان اکرمکم عند الله اتقاکم کا بھی یہی مفاد ہے۔ اگر اس معیار و میزان پہ انبیاء کا موازنہ کیا جائے تو یقیناً انبیاء اوصیاءؑ کا پلہ بھاری نظر آئے گا۔ ان کے عمل کی برتری سطور بالا میں واضح کی جا چکی ہے۔ اور ان کے علم کی برتری قصۂ حضرت آدمؑ سے واضح ہے جو کہ متن رسالہ میں مذکور ہے۔

ازالہ شبہ افضلیت انبیاء کے منکرین عموماً دو شبہے پیش کیا کرتے ہیں۔ ایک تو وہی ہے جس کا مصنف علامؒ نے ذکر کر کے جواب بھی دے دیا ہے۔ اور دوسرا شبہ یہ ہے کہ ملائکہ کی خلقت نور سے ہے اور انبیاء کی طین (مٹی) سے اور چونکہ نور طین سے افضل ہے۔ لہٰذا ملائکہ انبیاء سے افضل ہوں گے۔ اس شبہ کا کئی طرح جواب دیا جا سکتا ہے۔

یہ شبہ اسلامی حقائق سے بے بہرہ ہونے کی پیداوار معلوم ہوتا ہے ورنہ اسلامی حقائق پر وسیع اور عمیق نظر رکھنے والے حضرات جانتے ہیں کہ اسلام میں افضلیت کا معیار و میزان کسی چیز کی ماہیت اور ذات نہیں بلکہ اس کی صفات یعنی علم وعمل ہیں (ان اکرمکم عند الله اتقاکم) ——————

خداوند عالم نے تو اس امر کا فیصلہ ابتدائے آفرینش میں نوری مخلوق کی گردنیں طینی مخلوق کے سامنے خم کرا کے کر دیا تھا کہ معیار فضیلت ماہیت اور مادۂ خلقت نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔ اگر معیار وہی ہوتا جس کا اظہار اس شبہ میں کیا گیا ہے تو معاملہ اس کے برعکس ہوتا۔ یعنی پھر تو حضرت آدمؑ کی گردن فرشتوں کے سامنے خم ہوتی ہاں البتہ اس معیار کا اظہار اس روز شیطان نے ضرور کیا تھا۔ جس کی پاداشں میں راندہ بارگاہ قرار پایا اور ابدی لعنت کا طوق گردن میں ڈلوایا۔ البتہ وہ ایک ایسی غلط بنیاد قائم کرنے میں کامیاب ضرور ہو گیا۔

كلهم اجمعون ولم يأمر الله عزّ وجلّ بالسجود الا لمن هو افضل منهم وكان سجودهم لله	ظاہر ہے کہ خداوند عالم نے اسی کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا حکم دیا تھا۔ جو ان سے افضل تھا۔ فرشتوں کا یہ سجدہ خدا کے لئے بندگی و اطاعت

کہ آج تک برابر اکثر لوگ ربانی معیار کو نظر انداز کر کے اسی شیطانی معیار کا راگ الاپتے ہیں۔

دوسرا جواب

بنا بر تسلیم اینکہ تمام ملائکہ کی خلقت محض نور سے ہوئی ہے۔ یہ کہنا بہرحال خلاف حقیقت ہے کہ انبیاء و اوصیاء کی خلقت محض طینت سے ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ بات اپنے مقام پر عقل ونقل کی روشنی میں ثابت کی جا چکی ہے کہ انبیاء ہوں یا ان کے اوصیاء۔ یہ چونکہ خالق و مخلوق کے درمیان وسیلہ ہیں اور وسیلہ کے لئے ذوجنبتین ہونا ضروری ہے۔ ان کا ایک جنبہ نورانی ہوتا ہے اور دوسرا جسمانی یعنی ان کی روحِ مقدس نورانی ہوتی ہے اور قالب جسمانی۔ اور ان کے یہ دونوں جنبے اس قدر مجلیٰ ومصفیٰ ہوتے ہیں کہ جنبۂ نورانی کے اعتبار سے سید الملائکہ نظر آتے ہیں اور جنبۂ جسمانی کے لحاظ سے خیر البشر (من ابیٰ فقد کفر) بنا بریں یہ مقابلہ ومفاضلہ صرف نورانی اور جسمانی تک میں نہیں۔ بلکہ ایک طرف فقط نورانیت ہے اور دوسری طرف نورانیت وجسمانیت دونوں ہیں اور ظاہر ہے۔ کہ اگر ایک طرف فقط نور اور دوسری طرف نور اور جسم دونوں ہوں۔ اور جسمانیت روحانیت کے محکوم اور تابع ہو۔ تو اس صورت میں عقلِ سلیم محض نورانی کے مقابلہ میں اسی شئی کو ترجیح دے گی۔ جو نورانیت وجسمانیت دونوں کی جامع ہو۔ ان حقائق سے معلوم ہوا۔ کہ انبیاء علیہم السلام بشریت وملکیت دونوں کے جامع ہوتے ہیں اور ان کی قوتِ نورانیہ روحانیہ ملائکہ کی نورانیت وروحانیت سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ فرشتوں سے افضل ہوں گے۔

تیسرا جواب

بنا بر تنزل ہم کہتے ہیں کہ اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ انبیاء و اوصیاء کی خلقت صرف طین سے ہی ہوئی ہے۔ اور اس میں کوئی عنصر نور شامل نہیں ہوتا۔ تو تا ہم معترض کو بھی ماننا پڑے گا۔ کہ ان کے ساتھ روح نبوتی وامامتی موجود ہوتی ہے۔ جو بنصِ قرآنی نورانی ہے ولکن جعلناه نوراً نهدی به من نشاء (سورہ شوریٰ پ ۲۵ ع ۶) ہم نے اس کو ایک نور قرار دیا جس کے ذریعہ سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیں ہدایت کر دیں (ترجمہ مقبول) لہٰذا وہ اسی نور خلقی کی وجہ سے ملائکہ سے افضل واشرف قرار پاتے ہیں۔ حضرت صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ شیطان نے اپنی نارت کا جناب آدم کی طینت کے ساتھ قیاس کیا تھا۔ اگر وہ اس نورانیت کا آدم کی

عزّ وجلّ عبودیّۃ وطاعۃ ولآدم اکراماً لما اودع اللہ فی صلبہ من النبیّ والائمّۃ وقال النبیّ انا افضل من جبرئیل ومیکائیل واسرافیل

اور آدمؑ کے لئے باعث تکریم تھا کیونکہ ان کی صلب میں جناب رسول خدا اور آئمہ ہدیٰؑ کے انوار ودیعت کئے گئے تھے۔ جناب رسولؐ خدا فرماتے ہیں۔ میں جبرئیل ومیکائیل واسرافیل،

نوریت کے ساتھ تقابل کرتا تو اس پر آدمؑ کی افضلیت اجاگر ہو جاتی (اصول کافی) یہی کیفیت افضلیت انبیاء بر ملائکہ کے منکرین کی ہے۔ ان پر شاعر کا یہ شعر پوری طرح منطبق ہوتا ہے۔

وقل للذی یدعی فی العلم فلسفۃ   حفظت شیئاً وغابت عنک اشیاء

تصویر کے دونوں رُخ دیکھ کر جو فیصلہ کیا جائے وہ صحیح اور مکمل ہوتا ہے۔ ورنہ ناقص اور ادھورا۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

سجدۂ تعظیمی کا ناجائز ہونا

چونکہ رسالہ اعتقادیہ میں غیر خدا کے لئے سجدۂ تعظیمی کا ضمناً ذکر آگیا ہے اور یہ ایک عامۃ البلوی مسئلہ ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس پر یہاں کچھ تبصرہ کر دیا جائے۔ سو مخفی نہ رہے کہ سجدۂ تعبیدی (عبادتی) کے غیر خدا کے لئے ناجائز ہونے پر تو تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ جیسا کہ حضرت فخر اماثل فخر الدین رازی وغیرہ علماء فریقین نے اس کا ادعا کیا ہے۔ ہاں غیر اللہ کے لئے جب کہ وہ غیر اللہ دینی یا دنیوی بالخصوص پہلے اعتبار سے عظیم المرتبت ہو تو اس کے لئے سجدہ تعظیمی کرنے کے جواز یا عدم جواز میں قدرے اختلاف ہے بعض لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ مگر تمام شیعہ علمائے محققین اسے ناجائز سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم، احادیث سید المرسلینؐ ارشادات آئمہ طاہرینؑ اور عقل سلیم سے بھی اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔

سجدۂ تعظیمی کا عدم جواز از روئے قرآن کریم

قرآن مجید سے اس سجدہ کے عدم جواز کی تائید اس طرح ہوتی ہے کہ قرآن میں علی الاطلاق جہاں بھی سجدہ کا حکم ہے۔ وہاں خدا کے لئے ہے (الا فی موضعین سیأتی توضیحہا) جیسے فاسجدوا للہ۔ اللہ کے لئے سجدہ کرو۔ اور ولیسجد للہ من فی السموات ومن فی الارض۔ آسمان وزمین کی مخلوق خدا کے لئے سجدہ کرتی ہے۔ فاسجدوا للہ واعبدوا۔ خدا کے لئے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔ لہٰذا از روئے قرآن ہر قسم کا سجدہ خواہ وہ تعبیدی ہو اور خواہ تعظیمی ذات ذو الجلال کے ساتھ مختص ہے۔ نیز مندرجہ ذیل آیت مبارکہ ہر قسم کے سجدہ کے ذات احدیہ کے ساتھ مختص ہونے پر بطور نص صریح